بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسْمِ اللهِ ، والْحَمْدُ لله ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَي رَسُوْلِ الله صَلَّي اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَي اٰلِهِ وَصَحْبِهِ وَمَنْ وَّالاَه أَمَّا بَعْدُ:

247.خوبصورت مہینے میں بعض خوبصورت اعمال۔

ارشاد باری تعالی ہے: ﴿هَلۡ جَزَآءُ الۡاِحۡسَانِ اِلَّا الۡاِحۡسَانُ ۝٦٠﴾ (الرحمٰن:60)

اوردوسری آیت میں اللہ تعالی فرماتے ہیں:

﴿اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَيَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّرَهَبًا‌ ؕ وَكَانُوۡا لَنَا خٰشِعِيۡنَ ۝٩٠﴾ (الانبیاء:90)

اور نبی رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ”أَحبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ أَنْفَعُهُمْ ، وَأَحبُّ الأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزّ وجَلّ سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً، أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا، أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا، وَلأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخِي الْمُسْلِمِ فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي الْمَسْجِدِ شَهْرًا، وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ، وَمَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمْضِيَهُ أَمْضَاهُ، مَلَأَ اللهُ قَلْبَهُ رِضَى يَوْمَ الْقِيَامَة وَمَنْ مَشَى مَعَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِي حَاجَتِهِ حَتَّى يُثْبِتَهَا لَهُ، أَثْبَتَ اللهُ تَعَالَى قَدَمَهُ يَوْمَ تَزِلُّ الْأَقْدَامُ، وَإِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ لَيُفْسِدُ الْعَمَلَ كَمَا يُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ“

آج کے خطبے کا موضوع ہے: **"خوبصورت مہینے میں بعض خوبصورت اعمال"**۔

رمضان کے اس عظیم اور خوبصورت مہینے میں وہ کون سے خوبصورت اور اچھے اعمال ہیں جو ہمیں کرنے چاہئیں؟ بہت سارے اعمال ہم جانتے ہیں اور بہت سارے مسلمان یہ خوبصورت اعمال جو وہ جانتے ہیں رمضان میں ان اعمال کو بجالانے میں سب سے آگے ہوتے ہیں اور بہت ہی اچھی بات ہے،اور بعض ایسے اعمال ہیں جن سے اکثر مسلمان غافل ہیں اس خوبصورت مہینے میں اور اس خوبصورت مہینے کے علاوہ بھی۔

وہ کون سے اعمال ہیں خوبصورت اعمال جو ہم جانتے ہیں اور وہ کون سے ہیں جو ہم نہیں جانتے؟ اور اس خوبصورت میں مہینے میں اس عظیم مہینے میں اعمال کے اعتبار سے لوگوں کی کتنی قسمیں ہیں؟ ہمارے سلف صالحین رضی اللہ عنہم أجمعین رمضان میں اور رمضان کے علاوہ وقت کیسے گزارتے تھے اُن کے اعمال کیسے تھے؟ آج ہمارے اعمال کیسے ہیں؟ آخر میں،اپنا محاسبہ کرتے ہیں۔

خوبصورت اعمال اس خوبصورت مہینے میں جو ہم سب جانتے ہیں:

1-روزہ ہے سب سے پہلے اور الحمدللہ مسلمان امت ساری کی ساری مشرق سے مغرب تک شمال سے جنوب تک پوری دنیا میں جہاں پر بھی رہتے ہیں ماہِ رمضان میں روزوں کی قدر بھی جانتے ہیں اور روزہ بھی رکھتے ہیں۔ بعض ایسے ملک ہیں جن میں دن بائیس گھنٹے کا ہے تو ایسے ملکوں میں بھی ایسے مسلمان ہیں جو بائیس گھنٹے کا روزہ رکھتے ہیں!

اور یاد رکھیں (ایک شرعی حکم بیچ میں آگیا ہے میں بیان کردیتاہوں) بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے اور بعض فتاویٰ بھی آئے ہیں کہ:

(۱)دن بارہ گھنٹے سے زیادہ نہیں ہوتا تو ایسے لوگوں کے لیے جائز ہے کہ وہ بارہ گھنٹے کے بعد افطاری کر لیں؛ یہ غلط فتویٰ ہے۔

(۲)اور بعض لوگوں نے کہا کہ مکہ کے ساتھ ہی شروع کریں اور مکہ کے ساتھ ہی افطاری کریں؛ یہ بھی غلط بات ہے۔

کیونکہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "جب سورج غروب ہو جاتا ہے تب روزے کی افطاری کا وقت ہو جاتا ہے"۔اور سورج غروب دوپہر کو کبھی نہیں ہوتا آدھے دن کو سورج غروب نہیں ہوتا تو ایسے لوگوں کے لیے جب تک سورج غروب نہیں ہوتا روزہ رکھنا ہے۔اگر کوئی شخص کمزور ہے یا اُسے پیاس کی شدت ہے وہ روزہ توڑ سکتا ہے معذور ہے شرعاً وہ بعد میں قضاء کر سکتا ہے جب دن چھوٹے بھی ہوتے ہیں، جہاں پر دن بائیس گھنٹے کا ہوتا ہے وہاں پر دن چار گھنٹے کا بھی بعض اوقات ہوتا ہے تو بعد میں جا کر قضاء کر لے۔

الغرض تو روزہ اُن خوبصورت اعمال میں سے ہے جو ہم سب جانتے ہیں اور الحمد للہ روزے کی ہم اہمیت اور قدر و قیمت بھی جانتے ہیں اور روزہ رکھنا بھی جانتے ہیں۔

2-تراویح کی نماز تہجد کی نماز، اگر صلاۃ اللیل ہم پورے سال میں نہیں پڑھتے لیکن رمضان میں الحمد للہ اللہ تعالیٰ کے گھر آباد ہوتے ہیں، تراویح بھی پڑھتے ہیں تہجد بھی پڑھتے ہیں وتر کی نماز بھی پڑھتے ہیں،اور سنن رواتب بھی پڑھتے ہیں نوافل کا اہتمام بھی کرتے ہیں، یہ ہم جانتے ہیں کہ خوبصورت مہینہ ہے اور یہ خوبصورت اعمال ہیں ہمیں کرنے ہیں۔

اور اس مسئلے میں بھی ایک غلطی میں بتادوں کہ بعض لوگ عشاء کی نماز امام کے ساتھ پڑھتے ہیں اور تراویح کی نماز کسی اور مسجد میں جا کر پڑھتے ہیں؛ایسے لوگ اپنے آپ کو ایک عظیم اُجر و ثواب سے محروم کر رہے ہیں! اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "جس نے امام کے ساتھ نماز پڑھی جب تک وہ اپنی نماز سے فارغ نہیں ہو جاتا اللہ تعالیٰ اُس شخص کے لیے ساری رات کا قیام لکھ دیتے ہیں"۔یعنی آپ نے عشاء کے چار فرض ایک امام کے پیچھے پڑھے پھر تراویح بھی اسی امام کے پیچھے پڑھی اور وتر کی نماز بھی اسی امام کے پیچھے پڑھی۔ بعض لوگ تراویح تک تو پڑھتے ہیں وتر کی نماز الگ جا کر پڑھتے ہیں آپ نے بھی دیکھا ہو گا کئی مرتبہ میں نے بھی دیکھا ہے! اور اُن کی حجت یہ ہے وتر کیوں الگ سے پڑھتے ہو اپنے آپ کو کیوں خیر سے محروم کر رہے ہو؟! کہتے ہیں: "ہمارے علماء ہمیں یہ فتویٰ دیتے ہیں کہ جو سعودی عرب میں ہیں وہابی ہیں ان کی نماز وتر درست نہیں ہے غلط ہے خلاف سنت ہے تو آپ ان کے پیچھے وتر مت پڑھا کریں آپ اپنے وتر الگ سے پڑھا کریں"؛

(إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ)۔جو دلائل کی روشنی میں واللہ! اس پاک جگہ پر کہہ رہا ہوں کہ صحیح احادیث کے مطابق جو عمل ہے وہ وہی وتر ہیں جو ہم یہاں پر پڑھتے ہیں کہ دو شفع اور ایک وتر الگ سے (دو رکعت اور ایک رکعت الگ سے) ایک یہ طریقہ ہے، یا تین رکعت ایک تشہد ایک سلام کے ساتھ یہ طریقہ ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے۔اور عجب بات ہے کہ جو ثابت نہیں ہے اُسے سنت سمجھ بیٹھے ہیں!

الغرض، یہ ہمارا موضوع نہیں ہے لیکن اللہ کے لیے اپنے آپ کو اس خیر سے محروم مت کیجیے!

اور بعض لوگ حرمین شریفین میں بھی وتر کی نماز نہیں پڑھتے امام کے پیچھے، واللہ! بدبختی ہے یہ جہالت کی انتہا ہے!

3-رمضان کے اس خوبصورت مہینے میں روزے دار کو افطاری کروانا یہ بھی ہم جانتے ہیں اچھا عمل ہے خیر ہے عمل ہے افطار پارٹیاں ہوتی ہیں اور یہاں پر بھی ایک غلطی ہوتی ہے کہ اسراف ہوتا ہے! حد سے زیادہ بعض لوگ گزر جاتے ہیں وہ بیچارے یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ ہمارے

مسلمان بھائی ہمارے مہمان ہیں ہم اچھی مہمان نوازی کریں،اور بہت سارا کھانا پکا لیتے ہیں دستر خوان بھرے ہوتے ہیں اور آدھا کھانا جو ہے وہ گندگی میں پڑا ہوتا ہے ! اللہ تعالیٰ سے ڈریں یہ خوبصورت عمل نہیں ہے اس خوبصورت مہینے میں ! اکرام الضیف اچھی مہمان نوازی طلب شرعی ہے اچھی بات ہے اُجرِ ثواب کا باعث ہے لیکن یہ کہاں کا انصاف ہے کہ دستر خوان بھر دیں اور مہمان بھی بیچارا پریشان ہے کہ کہاں سے شروع کروں کہاں پر ختم کروں !اور آپ بھی پھر پریشان ہیں کہ اتنا مال کہاں جائے گا اب ! تو میانہ روی میں ہی خیر ہے۔
4-رمضان میں عمرہ کرنا بھی ہم جانتے ہیں کہ رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے اور ایک روایت میں آیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کے ثواب کے برابر ہے یہ بھی ہم جانتے ہیں اور کافی مسلمان الحمد للہ جن کو اللہ تعالیٰ نے اس انعام اور احسان سے بخشا ہے جو اس ملک میں رہتے ہیں جب دل کرتا ہے عمرہ کر لیتے ہیں۔
اور دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ترستے رہتے ہیں کہ ایک مرتبہ اللہ تعالیٰ کے گھر کا دیدار وہ اپنی زندگی میں کر لیں (صرف ایک مرتبہ !)،دعائیں کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ سے اور بہت سارے ایسے لوگ ہیں جو اس دنیا سے چلے جاتے ہیں اور اُن کی یہ خواہش بھی اُن کے ساتھ دفن ہو جاتی ہے ! یہ بھی خیر اعمال میں سے ہے لیکن اس میں بھی ایک غلطی ہوتی ہے عمرے کو بوجھ سمجھ کر کیا جاتا ہے کہ ایک بار ہے جو ہم نے اتارنا ہے ! جلد بازی سے عمرہ کرنا اور اپنے مسلمان بھائیوں کو تکلیف پہنچانا دھکے دینا،یعنی یوں لگتا ہے کہ طواف کا میدان یا سعی کا میدان میدانِ جنگ بنا ہوا ہے !(اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللہ سُبحَانَہٗ وَتَعَالیٰ)؛بعض لوگ سنت کو پانے کے لیے بہت سارے جرم اٹھا لیتے ہیں اپنے سروں پر !
حجرِ اُسود کو بوسہ دینے کے لیے اُس بھیڑ میں داخل ہو جاتے ہیں زبردستی اور جو بیچارے لائن میں لگے ہیں دو دو گھنٹے سے وہ کھڑے ہیں اُن کو شرم آتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے گھر میں آکر کسی مسلمان بھائی کی حق تلفی ہو جائے ! وہ ایک ایک دو دو گھنٹے کھڑے ہیں اپنی باری کے انتظار میں اور بعض ساتھی آتے ہیں پہلوانوں کی طرح گھس جاتے ہیں زور زبردستی کر کے بوسہ تو دے ہی دیتے ہیں پھر جب نکلتے ہیں تو اُن کے چہرے کو دیکھا کریں ! حجرِ اُسود کو بوسہ دیا جاتا ہے سکون کے ساتھ چہرے پر رونق ہوتی ہے چمک ہوتی ہے اور جو ایسا کرتے ہیں عمل اُن کے چہرے کو بھی دیکھ لیا کریں ! کسی مسلمان بہن کو کندھا لگ رہا ہے اُس کی بے حرمتی ہو رہی ہے کوئی بیچارا بوڑھا بیچ میں آ گیا ہے اُس کی تو خیر نہیں ہے کیوں ؟! اس سنت کو میں نے پانا ہے ہر صورت میں !(اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُونَ)۔الغرض عمرہ بھی کریں لیکن سنت طریقے سے کریں۔
5-اور بعض لوگ غلطی کرتے ہیں کہ عمرہ تو کرتے ہیں لیکن کچھ غلطیاں ہو جاتی ہیں اور بڑی سنگین غلطیاں ہوتی ہیں اور پوچھتے ہیں بعد میں جا کر ! عمرے کے لیے تیاری کی جاتی ہے صرف احرام پہن کر کودا نہیں جاتا ! پہلے سوال کرو کہ میں نے عمرہ کیسے کرنا ہے سوال کرتے ہیں عمرہ کرنے کے بعد اور وہ بھی آٹھ دَس دن کے بعد جب پتہ چلتا ہے کہ ہم سے غلطی ہوئی ہے وہ بھی باتوں باتوں میں کہ میں نے عمرہ کیا ہے اچھا آپ نے بھی عمرہ کیا ہے کیسے کیا؟ ایسے کیا، پھر پتہ چلتا ہے کہ دَس غلطیاں کر کے آئے ہیں ! عمرہ عبادت ہے اور بغیر علم کے عبادت نہیں کی جا سکتی تو علم حاصل کریں اس کے مطابق عمرہ کریں اور یہ جو چھوٹے کتابچے ہیں میں نے کئی مرتبہ دیکھے ہیں لوگوں کے ہاتھ میں ہوتے ہیں وہ ٹھوکریں بھی کھا رہے ہوتے ہیں آگے والے کو دھکا بھی لگ رہا ہوتا ہے ! تو یہ چھوٹے کتابچوں میں جو پہلے چکر کی دعا دوسرے تیسرے ساتویں چکر کی دعا ہے ان چکروں کے چکر میں مت پڑیں دعائیں تو ٹھیک ہیں لیکن یہ ترتیب جو دی گئی ہے پہلے چکر کی دعا دوسرے چکر کی دعا اس کی دلیل کہاں ہے ؟! کس نے کہا

ہے کہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے چکر میں یہ دعا پڑھتے تھے دوسرے چکر میں یہ دعا پڑھتے تھے دوسرے میں یہ پڑھتے تھے وہ نہیں پڑھتے تھے ؟! عمرہ کریں اللہ تعالی کا ذکر کریں اور قرآن مجید کی تلاوت کریں جو آپ کے دل میں آئے اور دل سے محسوس کر کے آپ عمرہ کر کے دیکھیں پھر پتہ چلتا ہے کہ یہ خوبصورت عمل کس طریقے سے ہماری زندگی کو بدل دیتا ہے۔الغرض فرائض کا اہتمام ماہِ رمضان میں فرض عمل کا اہتمام خیر عمل میں سے ہے اچھے اعمال میں سے ہے خوبصورت اعمال میں سے ہے، یہ ساری کی ساری چیزیں (مختصر میں بتا رہا ہوں) اچھے اعمال ہیں خوبصورت اعمال ہیں لیکن آیئے دیکھتے ہیں کہ کیا خوبصورت اعمال صرف یہی ہیں اسی حد تک ہیں۔

اگر ہم غور کریں تو جتنے بھی میں نے عمل بتائے ہیں یہ سارے کے سارے ذاتی اعمال ہیں سوائے افطار پارٹی کے اس میں دوسرے مسلمان بھائی کو بھی خیر ہوتا ہے باقی روزہ رکھتے ہیں اپنا رکھتے ہیں، تراویح کی نماز بھی اپنی پڑھتے ہیں، عمرہ بھی اپنا ہی کرتے ہیں، فرائض کی ادائیگی بھی ہماری اپنی ہی ہوتی ہے؛ نہیں ؟!

آیئے دیکھتے ہیں کہ وہ کون سے خوبصورت اعمال ہیں جو ہم نہیں جانتے اور جو اللہ تعالی کو بہت پسند ہیں ظاہر ہے فرائض کی ادائیگی کے بعد:

1-اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں اور یہ حدیث عظیم حدیث ہے میں حاضرین اور سامعین سے گزارش کرتا ہوں کہ میرے ساتھ ایک ایک جملے پر چلیں اور یہ دیکھیں کہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں بعض خوبصورت اعمال بیان فرما رہے ہیں اور ہم ساتھ چلتے چلتے اپنا محاسبہ بھی اپنے گریبان میں جھانک کر کرتے چلیں کہ ہم یہ خوبصورت اعمال کرنے والے ہیں کہ نہیں، یہ حدیث صحیح الجامع میں ہے صحیح حدیث ہے سیدنا عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ اللہ تعالی کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ أَنْفَعُهُمْ'': اللہ تعالی کے سب سے پیارے لوگ وہ ہیں جو سب سے زیادہ نفع والے لوگ ہیں جو دوسروں کو نفع پہنچانے والے لوگ ہیں۔اللہ تعالی کے سب سے پیارے لوگ وہ ہیں جو دوسروں کے کام آتے ہیں یہ پہلا جملہ ہے: '' أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ''۔ ہماری زندگی میں نفع وہ ہوتا ہے جو ہماری ذات سے تعلق رکھتا ہے، منافع وہ ہوتا ہے جو میرے لیے ہوتا ہے اور دوسروں کے لیے نقصان ہو نفع ہو کچھ بھی ہو اس کی پرواہ نہیں ہے۔''أَنْفَعُهُمْ'' سے مراد یہ نہیں ہے کہ تم اپنے نفع کی تلاش کرتے رہو اور مسلمان بھائی کو نقصان پہنچاتے رہو، یہ مطلب ہرگز نہیں ہے، ''أَنْفَعُهُمْ'' سے مراد یہ ہے کہ جہاں پر اپنا منافع مسلمانوں کے عام منافع سے ٹکرا جائے تو اپنے منافع کو چھوڑ دیتے ہیں اور عام مسلمانوں کے منافع کو نفع کو آگے کر دیتے ہیں، نفع بخش لوگ یہ وہ خوبصورت لوگ ہیں جو ایسے خوبصورت عمل کرتے ہیں (دوسروں کو نفع پہنچانے والے لوگ)۔

میری زندگی کی لسٹ میں جو میں نے پروگرام بنایا ہوا ہے اپنے نفع کے ساتھ ساتھ وہ کون سے ایسے مسلمان ہیں جو میری اس لسٹ میں شامل ہیں جن کو میں نفع پہنچا رہا ہوں آج کوئی ہے یا نہیں ہے۔اور بات ہو رہی ہے دوسرے لوگوں کی ایک چیز بتا دوں میں کہ جو لوگ آپ سے جتنا زیادہ قریب ہیں اتنا ہی زیادہ حق ہے آپ پر اور عام مسلمانوں کی بات میں کر رہا ہوں تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ جو آپ کے رشتے دار ہیں وہ زیادہ حق رکھتے ہیں اور آپ کے والدین سب سے زیادہ حق رکھتے ہیں کیونکہ بعض لوگوں کی زندگی میں منافع اپنے آپ کو اور اپنی فیملی کو پہنچانا ہے اور فیملی

سے مراد بیوی بچے ہیں بس! بیوی بچوں کے بھی حقوق ہیں اور والدین کے بھی حقوق ہیں اُن سے بڑھ کر حقوق ہیں، بہنوں کے بھی حقوق ہیں بھائیوں کے بھی حقوق ہیں، دیگر رشتے داروں کے بھی حقوق ہیں۔ الغرض: ''أَحَبُّ النَّاسِ إِلَى اللهِ أَنْفَعُهُمْ وَأَحَبُّ الأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزّوجَلّ'': سب سے اچھے لوگ تو ہم نے جان لیے اب سب سے اچھا عمل کون سا ہے؟

''وَأَحَبُّ الأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزّوجَلّ سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ'': اور اعمال میں سب سے اچھا عمل اللہ تعالیٰ کے ہاں (عزّوجلّ) ایسا عمل ہے یا وہ عمل ہے جس میں کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے دل میں مسرت کو داخل کر دیتا ہے مسلمان بھائی کی خوشی کا باعث بن جاتا ہے۔ ہمیں اپنی خوشیوں کی تو زیادہ فکر رہتی ہے اور ہونی بھی چاہیے کیونکہ ہم خوش رہنا چاہتے ہیں دنیا میں کہ نہیں؟! کون سا ایسا انسان ہے (صرف مسلمان نہیں) جو خوش نہیں رہنا چاہتا؟! ہم سب خوش رہنا چاہتے ہیں۔ شریعت نے منع نہیں کیا کہ تم خوش مت رہو اور دوسروں کو خوش کرو، نہیں! ''وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا، وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا'': نفس کا بھی حق ہے اہل وعیال کا بھی حق ہے میں خوش رہنا چاہتا ہوں وہ بھی خوش رہنا چاہتے ہیں۔ اپنے آپ کو خوش کرنا اپنے گھر والوں کو خوش کرنا یہ اُن کا حق ہے اُن پر احسان نہیں ہے لیکن مسلمان بھائیوں کے دلوں میں آپ کے چھوٹے سے قول یا فعل سے خوشی اور مسرت بھر جائے ایسا عمل اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہے۔ میرا مسلمان بھائی جو میرے نسب کے اعتبار سے بھائی تو نہیں ہے لیکن دین کے اعتبار سے میرا بھائی ہے، آخری مرتبہ کب میں نے مسلمان بھائی کو خوش کیا ہے؟! خوشی سے مراد یہ نہیں ہے کہ اُس کو پیسے دیا کرو یا پیسے دیتے رہو، اپنے بچوں کو محروم کر و اُسی کو دیتے رہو یہ مطلب نہیں ہے اس کا، مسلمان بھائی کے دل میں مسرت اور خوشی صرف پیسوں سے نہیں ہوتی دو اچھی باتوں سے بھی ہوتی ہے مسکراہٹ سے بھی ہوتی ہے۔ ہم مسکراتے تو ضرور ہیں لیکن وہاں مسکراتے ہیں جہاں پر ہمیں فائدہ نظر آرہا ہوتا ہے کبھی مسکین کو دیکھ کر بھی ہم مسکرائے ہیں؟! کبھی کسی فقیر کے دل میں بھی ہم نے خوشی پیدا کرنے کی کوشش کی ہے؟! اپنے مسلمان بھائی کے دل میں خوشی پیدا کرنا جتنا یہ لفظ آسان ہے اتنا ہی مشکل ہے کیونکہ کہنا تو بہت آسان ہے لیکن کرنا اس لیے مشکل ہے کیونکہ ہم کرنا نہیں چاہتے خاص طور پر وہ مسلمان جنہیں ہم جانتے نہیں ہیں؛

''مُسْلِمٍ'' سے مراد کوئی بھی مسلمان ہو آپ کا دینی بھائی ہے۔ آپ کو نہیں پتہ کہ آپ کا پڑوسی کس حال میں ہے اور میں سمجھتا ہوں یہ بھی ایک جرم ہے کہ ہمیں خبر نہیں ہوتی کہ ہمارا پڑوسی کون ہے اور کس حال میں ہے! ہمارا بچا ہوا کھانا بلیاں کتے کھا رہے ہوتے ہیں اور ہمارا پڑوسی بھوکا پیاسا بیٹھا ہے یہ جرم نہیں ہے؟! جب وہ گھر سے نکلتا ہوگا اور تمہارا زمین پر پڑا ہوا کھانا دیکھتا ہوگا اُس کے دل پر کیا گزرتی ہوگی؟! دل سے دعا نکلے گی آپ کے لیے؟! کیا جاتا تھا کہ اگر اُس کو بھی اپنی اس خوشی میں شامل کر دیتے اور تھوڑا سا یہ کھانا اُسے بھی پہنچا دیتے!

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''وَأَحَبُّ الأَعْمَالِ إِلَى اللهِ عَزّوجَلّ سُرُورٌ تُدْخِلُهُ عَلَى مُسْلِمٍ أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً'': یہ سب سے اچھے اعمال ہیں جو اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ پسند ہیں:

(۱) خوشی کسی کے دل میں ڈال دی ہے یا اُس کے لیے کسی خوشی کا باعث بنے ہو سبب بنے ہو یہ ایک ہے۔

(۲) دوسرا ہے: ''أَوْ تَكْشِفُ عَنْهُ كُرْبَةً'': یا اُس کی کسی مشکل میں کام آئے ہو۔

کوئی کسی مشکل میں مصیبت میں ہے آپ اُس کے کام آئے ہو اور اُس کی مصیبت ٹل گئی ہے۔

کرب کہتے ہیں شدید ترین مصیبت کو جس میں کوئی شخص مصیبتوں میں گھرا ہوا ہو، پریشانیاں ہی پریشانیاں ہیں! آپ کی تھوڑی مدد سے آپ کے مسلمان بھائی کی پریشانی ٹل گئی ہے، کرب میں تھا تکلیف میں تھا تھوڑے سے اچھے عمل سے جو آپ کی وجہ سے ہو وہ اس تکلیف سے بچ گیا۔

(۳) تیسرا ہے: "أَوْ تَقْضِي عَنْهُ دَيْنًا": مقروض ہے اس کے قرض کی ادائیگی آپ نے کی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو محفوظ فرمائے؛ قرض مجبوراً لیا جاتا ہے اور مجبور لوگ ہی قرض لیتے ہیں اور قرض کی ادائیگی بعض لوگوں کے لیے بہت مشکل ہے، میں ان لوگوں کی بات نہیں کر رہا جو ادائیگی کر سکتے ہیں اپنے کمالیات کے لیے قرض لیتے ہیں ضرورت کے لیے نہیں لیتے پھر واپس بھی نہیں کرنا چاہتے اُن کی بات نہیں کر رہا میں وہ اور لوگ ہیں ظالم ہیں مجرم ہیں احسان فراموش ہیں، میں ان لوگوں کی بات کر رہا ہوں جو ضرورت کے لیے قرض لیتے ہیں مجبور ہیں اور قرض دینے کے لیے تیار بھی ہیں لیکن اُن کے پاس کچھ بھی نہیں ہے وہ قرض لوٹا نہیں سکتے، یہ بھی ایک کرب ہے پریشانی ہے! بعض لوگوں کی نیندیں اُڑ جاتی ہیں جانتے ہیں کیوں؟ بھوک اور پاس کی وجہ سے نہیں صرف اس لیے کہ اُن کے سروں پر قرض ہے اور انہوں نے اس قرض کی ادائیگی کرنی ہے۔

بعض ایسے لوگ ہیں جو ایک سفر سیاحت کے لیے سیر کے لیے سالانہ دو دو لاکھ ریال خرچ کرتے ہیں! مجھے یاد آیا پرسوں ایک شخص سے بات ہو رہی تھی تو ساڑھی کی بات ہوئی (ساڑھی جو عورتیں پہنتی ہیں) اُس نے کہا کہ میرا پڑوسی ایک شخص ہے اس نے اپنی بیوی کو گفٹ کی دو لاکھ ریال کی ساڑھی۔ دو لاکھ ریال کی صرف ساڑھی دی ہے میں حیران ہو گیا! دنیا میں ایسے لوگ بھی ہیں جو ساڑھیوں کے لیے کپڑوں کے لیے کمالیات کے لیے... میں گھڑی کی بات نہیں کروں گا نہ جوتے کی بات کروں گا (إِنَّا لِلهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ) آپ کا پڑوسی آپ کا سگا بھائی مقروض ہے اُس کی نیندیں اُڑی ہوئی ہیں اس کے لیے کبھی سوچا ہے؟! اور قرض بھی کتنا ہے؟ کسی کا پانچ ہزار ہے کسی کا دس ہزار ہے کسی کا کچھ کم کسی کا کچھ زیادہ ہے لاکھوں میں نہیں ہے، میں یہ نہیں کہہ رہا کہ لاکھوں ریال دے کر کسی کی گردن آزاد کرو، اگر کر سکو تو اچھا ہے؛ پانچ سو ریال نہیں ہے جیب میں؟! کسی کا کسی کا دو سو قرض ہے کسی کا پانچ سو قرضہ ہے کسی کا ہزار کسی کا پانچ ہزار۔ اگر آپ سیر و سیاحت کے لیے جاتے ہیں، غور و فکر کے لیے جاتے ہیں، اچھی بات ہے تو اسراف نہ کریں کوئی مشکل نہیں ہے لیکن اگر ایک سال سفر نہیں کرتے ہو اور یہی بیس تیس ہزار ریال یا چالیس ہزار ریال آپ کسی مسلمان بھائی کی مدد کے لیے دے دیتے ہو واللہ! ایسی خوشی دل میں اللہ تعالیٰ آپ کو عطا فرمائے گا دنیا پوری کی سیر بھی کر لو ایسی خوشی کبھی ملے گی نہیں! اور کبھی ایک مرتبہ کر کے دیکھ لو میں قسم کھا رہا ہوں اس پاک جگہ پر بیٹھ کر کہ دل میں ایسی خوشی اور مسرت ہو گی واللہ! کبھی یہ لذت ایمان کی محسوس نہیں کی ہو گی!

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "أَوْ تَطْرُدُ عَنْهُ جُوعًا": أَحَبُّ الأَعْمَالِ إِلَى اللهِ کی بات ہو رہی ہے سب سے پیارے اور اچھے اعمال اللہ تعالیٰ کے ہاں، "یا مسلمان بھائی سے بھوک کو مٹا دیتے ہو"۔ بھوکا اور پیاسا ہے آپ کا مسلمان بھائی ہے دینی بھائی ہے، ہم تو رمضان میں روزے رکھتے ہیں اور افطاری سے چند منٹ پہلے اپنی حالت دیکھ لیں ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ روزہ کیا ہوتا ہے بھوک کیا ہوتی ہے پیاس کیا ہوتی ہے

،واللہ ! بعض لوگ ایسے ہیں اس دنیا میں جن کا پورا سال ایسے ہی گزرتا ہے جیسا کہ ہمارا رمضان گزرتا ہے بھوک اور پیاس پورے سال میں برداشت کرتے رہتے ہیں ! مسلمان بھائی بھوکا ہے اب اُس کو کچھ کھلانے کے لیے کتنا خرچہ ہوگا آپ کا؟

دعوتوں میں ہم کتنا خرچہ کرتے ہیں کبھی سوچا نہیں ہے لیکن کسی مسلمان بھائی (جو آپ کا پڑوسی ہے وہ زیادہ حق رکھتا ہے) اُس کو اگر ایک یا دو پارسل خرید کر دے دیتے ہو بیس ریال یا پچیس ریال لگتے ہیں تو ہاتھ کانپتے ہیں ہمارے ! کیوں؟ ! وہ پہلے سے مسکین فقیر ہے اُس سے مجھے کیا مفاد ہے دعوتیں تو اُن کو دی جاتی ہیں جن سے کوئی مفاد بھی تو ہوتا ہے نا؟ ! بعض لوگ دعوتوں کا پروگرام بناتے ہیں نا تو لسٹ بناتے ہیں کہ کس کس کا نام ہے، اچھا اس کا نام یہ ہے اس سے یہ فائدہ ہو سکتا ہے، اس کا یہ نام ہے اس سے یہ فائدہ ہو سکتا ہے، اس کا نام یہ ہے اس سے یہ فائدہ ہو سکتا ہے؛ تو اُن لسٹوں میں ایسے لوگوں کے نام ہوتے ہیں کہ اگر کوئی بچ جائے نا جس سے کوئی زیادہ فائدہ ہوتا ہو تو پریشان ہوتے ہیں !

واللہ ! جب مصیبت آتی ہے تو پھر وہی ٹالتا ہے جس نے مصیبت دی ہے یہ لوگ بھی کام نہیں آتے پھر ! میں یہ نہیں کہہ رہا کہ دعوتیں مت دو دعوتیں دینی چاہیئں اچھی بات ہے اسراف نہیں ہونا چاہیے اور اُن دعوتوں میں اُن کو بھی شامل کر دو جو آپ کے پڑوسی ہیں کبھی اُن کو بلالو اگر جگہ ممکن ہے، آپ کے وہ دوست جو مسکین ہیں اُن کو بھی کبھی بلالو، اسٹیٹس والے لوگ صرف اور صرف آئیں یہ کون سی دعوت ہے؟ ! آپ کے رشتے دار ہیں غریب ہی سہی کبھی اُن کو بلالو۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں شرم آتی ہے ہم بڑے اسٹیٹس والے ہیں بڑے لوگ آئیں گے تو یہ چھوٹے لوگ ہماری دعوتوں میں کیا کرنے آئیں گے اس لیے ان کو الگ سے بعد میں دے دیں گے ! کرم تو اُس کا ہے جس نے آپ کو بڑا بنایا ہے آپ کا اس میں کیا کمال ہے؟ ! نہ تو آپ کے بڑے ہونے میں آپ کا کوئی کمال ہے اور نہ اُس کے چھوٹا ہونے میں اُس کا کوئی قصور ہے، یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے اللہ تعالیٰ کی آزمائش ہے کہ تم پر کرم کر کے تمہیں بڑا بنایا ہے تاکہ تم شکر کرنے والے بنو، اور اُس پر بھی کرم کر کے اُسے چھوٹا بنایا ہے تاکہ صبر کرنے والا بنے۔ مسکین صبر کر لیتا ہے غریب صبر کر لیتا ہے اُس کے لیے صبر کرنا آسان ہے چھوٹا صبر کر لیتا ہے اُس کے لیے صبر کرنا آسان ہے، امیر اور بڑا شکر کرنے میں پیچھے رہ جاتا ہے (إِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللہ سُبحَانَهُ وَتَعَالٰی)۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "أَحَبُّ الأَعْمَالِ إِلَى اللهِ": خوبصورت اعمال، اور اس خوبصورت مہینے میں کیونکہ مہینہ یہ احسان کا مہینہ ہے: "وَلِأَنْ أَمْشِيَ مَعَ أَخِي الْمُسلِمِ فِي حَاجَةٍ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَعْتَكِفَ فِي المَسْجِدِ شَهْرًا": اور میں کسی مسلمان بھائی کی حاجت پوری کرنے کے لیے اُس کے ساتھ چلوں تاکہ اُس کی حاجت پوری ہو جائے اُس کی مشکل آسان ہو جائے میرے نزدیک اللہ تعالیٰ کے گھر مسجد میں ایک مہینہ اعتکاف کرنے سے بہتر ہے۔

اس خوبصورت مہینے میں جو خوبصورت عمل رہ گیا ہے وہ اعتکاف بھی ہے اور ہم سب جانتے ہیں کہ اعتکاف سنت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کرتے تھے بعض صحابہ بھی کرتے تھے اور آخری عشرے میں اعتکاف سنت ہے عظیم عبادت ہے اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ میرے لیے دس دن کا اعتکاف نہیں ایک مہینے کا اعتکاف اللہ تعالیٰ کے گھر میں ایک طرف اور ایک مسلمان بھائی کے ساتھ چل کر اُس کی مشکل کو آسان کرنا ایک طرف اور یہ عمل کہ کسی مسلمان بھائی کی مشکل کو دور کرنا

اُس کے کام آنا مسجد میں اللہ تعالیٰ کے گھر میں ایک مہینے کے اعتکاف سے بہتر ہے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے زیادہ پسند ہے (سبحان اللہ)۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: ''وَمَنْ كَفَّ غَضَبَهُ سَتَرَ اللهُ عَوْرَتَهُ'': جس نے اپنے غصے کو قابو پالیا اللہ تعالیٰ اُسے اپنے پردے میں رکھے گا۔ غصہ کرنا تو بہت آسان ہے غصہ تو آ ہی جاتا ہے ہر بات پر غصہ آجاتا ہے جو چیز مجھے پسند نہیں ہے اُس پر غصہ آتا ہے یا نہیں آتا لیکن کیا میں نے یہ سوچا ہے کہ جو چیز میرے غصے کا باعث بن رہی ہے وہ دوسروں کے لیے بھی غصے کا باعث ہے کہ نہیں ہے؟! میں نہیں چاہتا کہ کوئی شخص آئے اور غلط پارکنگ کرے میری گاڑی کے سامنے اچھا لگتا ہے! غصہ آتا ہے کہ نہیں آتا؟! تو پھر میں غلط پارکنگ کیوں کرتا ہوں اور اس خوبصورت مہینے میں؟! اور "فرض نماز" خوبصورت عمل کہ آنا ہے اور گاڑی غلط پارک کرنی ہے!

تھوڑا دور کھڑی کر دیں؛ روزہ ہے، بعض لوگ کہتے ہیں "کہ روزہ لگ جاتا ہے"۔ پتہ ہے روزہ لگتا کیسے ہے؟ یعنی روزے میں بہت پیاس لگ جاتی ہے اور روزے کی جو شدت ہے وہ محسوس ہوتی ہے تو روزہ لگ جاتا ہے۔ تمہیں تو روزہ لگتا ہے اس بیچارے مسلمان بھائی کا کیا قصور ہے جس کو تم نے روکا ہے؟! اُسے روزہ لگتا ہے تو لگ جائے مجھے نہیں لگنا چاہیے (سبحان اللہ)۔

"جس نے اپنے غصے پر قابو پالیا اللہ تعالیٰ اُس کو اپنے پردے میں رکھے گا"؛ اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک پیارے صحابی کو ایک خاص وصیت کی، ایک صحابی آتے ہیں اور گزارش کرتے ہیں عرض کرتے ہیں کہ اے اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! مجھے وصیت کیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

''لَا تَغْضَبْ''(غصہ مت کرو)، دوسری مرتبہ اچھا کوئی اور وصیت کیجیے، فرماتے ہیں:

''لَا تَغْضَبْ''(غصہ مت کرو)، تیسری مرتبہ اچھا کوئی اور وصیت، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ غصہ مت کرو۔ غصہ پہلے تو کرنا ہی نہیں ہے ممکن ہے؟ مشکل ہے؛ غصہ تو آ ہی جاتا ہے جائز ہو یا ناجائز ہو غصہ آ ہی جاتا ہے، اگر غصہ آنا ہے تو اللہ تعالیٰ کے دین کے لیے ہونا چاہیے ہمارا غصہ ہوتا ہے دنیا کے لیے۔

اچھا غصہ آگیا ہے کمزور ہیں بشر ہیں غصہ آ ہی جاتا ہے؛ کسی نے غلط پارکنگ کی ہے غصہ آیا کہ نہیں آیا؟ دنیا کے لیے ہے کہ نہیں؟ آگیا غصہ اب کیا کرنا ہے گالی دینی ہے اس کی گاڑی کو نقصان پہنچانا ہے؟!

بعض لوگ ٹائر کی ہوا نکال دیتے ہیں کہ چلو مجھے تم نے پریشان کیا اب تم بھی پریشان ہو، اور ایک ٹائر کی نہیں دونوں ٹائروں کی ہوا نکال دیتے ہیں، اُدھر سے ہوا نکلی ہے ٹائر کی اِدھر سے اُس کا غصہ بھی نکل رہا ہے (سبحان اللہ)۔

اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایسے لوگوں کو ایسا سبق سکھانا چاہیے! دیکھیں شیطان کا کام دیکھیں خون میں دوڑتا ہے نا شیطان کہتے ہیں کہ جب تک اُن کو سبق نہیں سکھائیں گے تو یہ نقصان پہنچاتا رہے گا دوسروں کو۔

بھئی آپ اپنے نقصان کی فکر کریں تمہیں جو ہو گیا وہ ہو گیا اللہ کے لیے صبر کرو غصے کو کنٹرول کرو کیا ملے گا؟ اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے پردے میں رکھے گا؛ ہاں اُس بھائی کو نصیحت کرو کہ بھئی آپ نے مجھے دیر کروادی ہے اللہ تعالیٰ آپ کو ہدایت دے (دعا کرنا مشکل ہے نا ایسے موقع پر!)۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنے غصے پر قابو پالیں اور اپنے مسلمان بھائیوں کے لیے دعا کرنے والے بن جائیں بددُعا کرنے والے نہیں،اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو غصے سے رُک جاتا ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنے پردے میں ڈالتا ہے۔

''وَمَنْ كَظَمَ غَيْظاً وَلَوْ شَاءَ أَنْ يُمْضِيَهُ أَمْضَاهُ مَلَأَ اللهُ قَلْبَهُ رِضَى يَوْمَ الْقِيَامَة''((اللہ اکبر)اور جس کو غصہ آتا ہے اگر وہ چاہے تو اپنے غصے کو نکال دے اور غصہ نکال بھی سکتا ہے لیکن اس نے اللہ کے لیے اپنے غصے کو قابو میں رکھا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن اس کے دل کو اپنی رضا سے بھر دے گا(ایسا مسلمان جس کو غصہ آیا ہے اور جائز غصہ ہے اس نے اس غصے کو روکا ہے قابو پالیا ہے اللہ تعالیٰ کے لیے))۔

دل میں جلن تو ہوتی ہے کہ نہیں ہوتی ؟!اب بدلہ دیکھیں کہ دل میں تو جلن ہوئی ہے غصے کو قابو پانا مشکل ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے دل کو رضا سے بھر دے گا اُسے اللہ تعالیٰ راضی کر دے گا،اُس کے دل کو رضا سے بھر دے گا قیامت کے دن جس وقت دل کانپ رہے ہوں گے ڈر کے مارے !اور ایسے لوگ بھی ہوں گے جن کے دل سکون اور اطمینان میں ہوں گے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا اُن کے دل میں بھر دی ہے:''مَلَأَ اللهُ قَلْبَهُ'':دل کو بھر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں **ایک اور خوبصورت عمل**:''وَمَنْ مَشَى مَعَ أَخِيهِ الْمُسْلِمِ فِي حَاجَتِهِ حَتَّى يُثْبِتَهَا لَهُ'':اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کے ساتھ چلتا ہے(یہ دوسری مرتبہ آرہا ہے ایک ہی حدیث میں کہ مسلمان بھائی کے ساتھ چلنا اس کی حاجت کو پورا کرنے کے لیے)اُس کی مشکل کو آسان کرنے کے لیے''حَتَّى يُثْبِتَهَا لَهُ'' یہاں تک کہ اس کی حاجت پوری ہو گئی جو اس کا مقصد تھا پورا ہو گیا اس کی مشکل آسان ہو گئی۔اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:''أَثْبَتَ اللهُ تَعَالَى قَدَمَهُ يَوْمَ تَزِلُّ الْأَقْدَامُ'':اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اُسے ثابت قدمی عطا فرمائے گا جس دن بہت سارے پاؤں پھسل رہے ہوں گے۔

میدان محشر میں اُن ہولناکیوں میں تانبے جیسی زمین سورج ایک میل کے فاصلے پر برہنہ بدن اپنے پسینے میں بعض لوگ ڈوبے ہوئے ہوں گے بھوک اور پیاس کی شدت !اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں کہ اِن لوگوں کے قدم ثابت رہیں گے ثابت قدمی کی وجہ کیا تھی صرف نماز روزہ حج زکوۃ خیرات صدقات ؟!یہ وہ عبادات ہیں جو آپ کے اخلاق کو اچھا کرتی ہیں جو تمہیں اچھا مسلمان بناتی ہیں خوبصورت اعمال کرنے والا خوب سیرت مسلمان لیکن کیا ہم ایسے ہیں؟!

چند قدم اس زمین پر چلے ہیں ہم لوگ کہ اپنے مسلمان بھائی کو اٹھایا اپنی گاڑی میں بٹھایا اور اس کی حاجت کے طرف گئے،اس کی حاجت پوری ہوئی اس کی مشکل دور ہوئی واپس آئے اپنے گھر میں آپ کے نامۂ اعمال میں یہ لکھ دیا گیا کہ قیامت کے دن میرے بندے کے قدم ثابت رہیں گے جس دن بہت سارے پاؤں پھسل رہے ہوں گے۔

اور آخر میں کیونکہ یہ ساری کی ساری چیزیں جو ہیں یہ حسن اخلاق کا ایک بنیادی حصہ ہیں (حسن اخلاق)اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:''وَإِنَّ سُوءَ الْخُلُقِ'':بُرے اخلاق،''لَيُفْسِدُ الْعَمَلَ'':عمل کو فاسد کر دیتے ہیں۔

ابھی تک تو خوبصورت عمل تھے اب بدصورت عمل ہو گیا ہے عمل فاسد ہو گئے کس چیز سے ؟بُرے اخلاق سے۔

"کَمَا یُفْسِدُ الْخَلُّ الْعَسَلَ": ایسے عمل فاسد ہو جاتا ہے خوبصورت عمل ایسے بدصورت ہو جاتا ہے اور خراب ہو جاتا ہے جیسا کہ سرکہ شہد کو خراب اور فاسد کر دیتا ہے۔ شہد ہے اس میں سرکہ ڈال دیں شہد باقی رہتا ہے؟ فاسد ہو جاتا ہے ناکارہ ہو جاتا ہے۔ بعض لوگ اچھے عمل تو کرتے ہیں خوبصورت عمل کرتے ہیں لیکن دو لفظوں میں جو کچھ کیا ہے اس پر پانی پھیر دیتے ہیں احسان جتلاتے رہتے ہیں کہ تمہیں یاد نہیں تمہارے ساتھ گیا تھا اُس دن میں مصیبت میں تھے ناڈوبے ہوئے تم کس نے تمہیں نکالا تھا؟! (یہ بیچارا سمجھتا ہے کہ میں نے نکالا تھا!)؛ اے بیوقوف! تجھے اللہ تعالیٰ نے توفیق دی ہے صحت بھی اُسی نے دی ہے توفیق بھی اُسی نے دی ہے کاش کہ ہم یہ سمجھنے والے ہوتے!

واللہ! جو بھی ہماری صلاحیات ہیں سراپا ہم اللہ تعالیٰ کے احسانوں میں ڈوبے ہوئے ہیں:

(۱) ہمارا دل ہماری مرضی سے دھڑکتا ہے؟! (۲) ہمارے جسم کا اندرونی سسٹم ہماری مرضی سے چلتا ہے؟!

(۳) ہمارا خون ہماری رگوں میں ہماری مرضی سے دوڑتا ہے؟!

تو پھر تم نے کہاں سے احسان کیا ہے؟! یہ تو اللہ تعالیٰ کا کرم ہے، واللہ! احسان ہے اللہ تعالیٰ کا کہ توفیق بھی وہی دیتا ہے اور اُجر و ثواب بھی وہی دیتا ہے احسان جتلانے سے اپنے اِن خوبصورت اعمال کو ضائع مت کرو۔ بعض لوگ کرتے تو ہیں اچھا عمل صرف اس لیے تاکہ لوگ کہیں کہ بڑا اچھا بندہ ہے (ریاکاری دنیا کو دکھانے کے لیے)، اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں: "إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ": کام تو آئے ہو تم اپنے مسلمان بھائی کے لیکن نیت کیا تھی؟ لوگ تو نہیں دیکھ رہے، لوگوں سے تم چھپا سکتے ہو چہرے پر مسکراہٹ بھی ہے لیکن دل میں یہ خواہش ہے یہ ارادہ ہے اس لیے قدم بھی آگے بڑھے ہیں کسی مسلمان بھائی کی حاجت کو دور کرنے کے لیے اس کے کام آنے کے لیے صرف اس لیے تاکہ لوگ میری تعریف کریں کہ بڑا سخی ہے بڑا کام والا ہے!

اور بعض لوگ کسی سیاسی مقصد کے لیے لوگوں کے کام آتے ہیں یا اپنے کسی ذاتی مفاد کے لیے کسی کے کام آتے ہیں تو اس کو تو فائدہ ہو گا جس کو تم نے فائدہ پہنچایا ہے تمہیں کیا ملا ہے؟!

اخلاص نیت بہت ضروری ہے جیسا کہ سرکہ شہد کو فاسد کر دیتا ہے خراب کر دیتا ہے اللہ کے لیے اپنی اس محنت کو ضائع مت کرو یہ خوبصورت اعمال ہیں یہ وہ موتیوں کا ہار ہے جس میں طرح طرح کے خوبصورت موتی ہیں یہ کہاں کی حکمت عملی ہے کہ زندگی ساری اس ہار کو بناتے رہو بناتے رہو اور آخر میں آکر اس ہار کو توڑ دو اور اس کے موتی بکھر جائیں اور زمین پر گر جائیں اور تمہارے ہاتھ میں ایک بھی نہ آئے!

سلف صالحین آخر میں جو ہمارے سردار ہیں ہمارے سروں کے تاج ہیں وہ کیسے کرتے تھے؟ ان کا طریقہ کیسا تھا ایک دوسرے کا ساتھ کیسے دیتے تھے؟

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو کسی نے تحفے میں بھیجا بکرے کا سَر (سری جانتے ہیں سری پائے کھانے والے؟ بکرے کا سَر)، خود شدید حاجت میں تھے تو اپنی اہلیہ سے مشورہ کیا انہوں نے کہا میں یہ سمجھتی ہوں کہ ہمارے جو فلاں پڑوسی ہیں وہ ہم سے زیادہ حاجت مند ہیں، اور بکرے کا سَر اُن کو بھیج دیا اُن کے پاس گیا انہوں نے کہا کہ ہم سے زیادہ حاجت مند فلاں ہے تو اُن کو بھیج دیا، کئی گھروں کے پھرنے کے بعد وہ بکرے کا سَر اُن ہی کے گھر واپس آیا۔ یہ بکرے کے سَر کی بات میں کر رہا ہوں کیا قیمت ہے؟! گوشت کھانے والے کھا گئے، گوشت چربی کلیجی

گردے وغیرہ سب کھا گئے بکرے کا سر ملا ہے یہ بھی قیمتی تھا اُن کے لیے فرماتے ہیں کہ ہمیں اشد ضرورت تھی اس کی، کئی گھرانوں کے بعد پھرتے پھرتے پھر واپس اُن ہی کے گھر میں آیا۔

"الایثار": یہ وہ لوگ ہیں جو سبقت لے گئے ہیں: ﴿السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ﴾ (التوبة:100) : صرف نماز روزے یا حج زکوۃ میں نہیں ان خوبصورت اعمال میں بھی وہ سب سے آگے تھے۔

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں ذرا غور سے سنیں کہ ایسے شخص کے احسان کا بدلہ میں دنیا میں نہیں چکا سکتا (کیسا شخص ؟) جس کو کوئی مشکل پیش آئی اور اس نے دیکھا کہ میری اس مشکل میں میری مدد کون کر سکتا ہے اور بہت سارے لوگوں میں سے اس نے مجھے چنا ہے میرے پاس چل کر آیا ہے اپنی مشکل میرے سامنے رکھی ہے اور اُس کی مشکل میں میں نے اُس کی مدد کی ہے (ایسے شخص کے احسان کا بدلہ میں نہیں چکا سکتا)۔ وہ لوگ خوش ہوتے تھے جب ان سے کوئی مدد مانگتا تھا اور ہم لوگ پتہ نہیں کیا ہوتے ہیں ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے کہ جب کوئی شخص ہم سے مدد مانگتا ہے ؟! وہ تو اسے محسن سمجھتے ہیں جب ان سے کوئی مدد مانگتا ہے اور ہم اپنے آپ کو محسن سمجھتے ہیں جب ہم سے کوئی مدد مانگتا ہے کہ ہمارے جیسا کوئی نہیں ہے احسان کرنے والا ! کیا یہ دونوں برابر ہیں ؟ نہیں واللہ برابر نہیں ہیں ! نہ اس دنیا میں برابر ہیں اور نہ آخرت میں برابر ہیں ! ﴿السّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ﴾: سبقت لے گئے وہ لوگ۔

اور یاد رکھیں آخر میں کہ جتنی بھی یہ میں نے باتیں کی ہیں خوبصورت اعمال اور مسلمان بھائی کی مدد کی بات بار بار آئی ہے کہ اس کے دل میں مسرت پیدا کرنا، مسرت کا خوشیوں کا باعث بننا یہ ساری کی ساری باتیں جو ہیں یہ شرعی اعمال کے لیے ہیں جائز اعمال کے لیے ناجائز غیر شرعی مدد کی بات نہیں ہو رہی، جائز سفارش کی بات ہو رہی ہے ناجائز سفارش کی بات نہیں ہو رہی ؛ بعض لوگ سفارش تو کرتے ہیں لوگوں کے کام بھی آتے ہیں لیکن ناجائز کاموں میں ! اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى ۠ وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ﴾ (المائدة:2)

(بِر اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کی مدد کرتے رہو (تعاون کرو ایک دوسرے کی مدد کرو لیکن اچھے کاموں میں تقویٰ کے کاموں میں) اور ایک دوسرے کی مذمت کرو بُرے اعمال میں جو گناہ کے باعث ہیں)

ایک مجرم ہے مفرور ہے اسے پناہ دیتے ہو یہ کون سا اچھا عمل ہے ؟! ایک چور ہے ایک کسی نے شراب کا اڈہ بنایا ہوا ہے اس پر خاموشی اختیار کرتے ہو اس کے بارے میں نہیں بتاتے ہو تو یاد رکھیں جو جرم کو دیکھ کر اس جرم کو یا اس ظلم کو روک سکتا ہے اور نہیں روکتا اور روکنے سے مراد ضرور ہاتھ سے نہیں ہے زبان سے نصیحت ہے یا آپ کسی ایسے ادارے کو جو ذمہ دار ادارہ ہے اس میں جا کر بتا دو، تو جو کر سکتا ہے اور نہیں کرتا وہ بھی اس جرم میں شامل ہے کسی نہ کسی حد تک۔

رمضان کا مہینہ خوبصورت مہینہ ہے احسان کا مہینہ ہے صبر اور تقویٰ کا مہینہ ہے اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

﴿اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝۹۰﴾ (يوسف:90)

(بے شک جو صبر کرتے ہیں اور تقویٰ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ محسنین کا اجر ضائع نہیں کرتا)

تو صبر اور تقویٰ سے احسان کا درجہ ملتا ہے اور احسان کا درجہ بلند ترین درجہ ہے:

(۱)اسلام ہے۔(۲) پھر ایمان ہے۔(۳) پھر احسان ہے۔

احسان بلند ترین درجہ ہے اور اسلام سے مراد ارکان اسلام پانچ یہ بنیاد ہیں:

(۱)سب سے پہلے کلمۂ شہادت ہے(۲) پھر نماز ہے(۳) پھر زکوۃ ہے(۴) پھر روزہ ہے(۵) پھر حج ہے۔

اور ایمان سے مراد ارکان ایمان ہیں ارکان ایمان چھ ہیں:

(۱)اللہ تعالیٰ پر ایمان(۲)اللہ تعالیٰ کے رسولوں پر ایمان(۳)اللہ تعالیٰ کی کتابوں پر ایمان۔

(۴)اللہ تعالیٰ کے فرشتوں پر ایمان(۵)آخرت پر ایمان(۶)اور تقدیر پر ایمان اچھی ہو یا بُری ہو۔

اور پھر احسان کا درجہ آتا ہے یعنی اگر آپ محسن بننا چاہتے ہیں خوبصورت مہینے میں (اور یہ عمل صرف رمضان سے تعلق نہیں رکھتے پورے سال میں آپ کر سکتے ہیں)، خوبصورت اعمال اس خوبصورت مہینے میں اگر آپ نے کرنے ہیں تو آپ کو موحد اور متبع سنت ہونا چاہیے، اسلام پہلے ہے پھر ایمان ہے پھر احسان ہے اور احسان کے درجے کو اس وقت کوئی شخص پالیتا ہے جب اُس کا عقیدہ درست ہو جب موحد ہو متبع سنت ہو۔

شرک کرنے سے عمل اکارت ہو جاتے ہیں اور بدعت سے بھی عمل اکارت ہو جاتے ہیں تو اپنے اندر یہ صلاحیت پیدا کرو کہ اچھے مسلمان ہو خوبصورت عمل کرنے والے خوب سیرت مسلمان ہو تو تمہیں موحد اور متبع سنت ہونا چاہیے اور سلف صالحین کے نقش قدم پر چلنے والا مسلمان ہونا چاہیے، قرآن اور سنت کو سمجھنا ہے تو صحابہ کرام اور سلف کی سمجھ کے مطابق سمجھنا ہے۔

میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو علم نافع اور عمل صالح کی توفیق عطا فرمائے، قرآن اور سنت پر چلنے کی سلف صالحین کے روشن منہج کو سمجھنے کی اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اللہ تعالیٰ ہمیں اس خوبصورت مہینے میں اور پورے سال میں ان خوبصورت اعمال کو کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمیں ہر مصیبت سے ہر مشکل سے محفوظ فرمائے (آمین)؛ واللہ أعلم۔

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ ، أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضیٰ بن بخش (حفظہ اللہ) کے آڈیو درس 247.خوبصورت مہینے میں بعض خوبصورت اعمال۔ سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست کر دیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔

mp3 Audio